فلسفہ ختم نبوت

علامہ مفتی احمد میاں برکاتی

فلسفۂ ختم نبوت

محامد العلماء علامہ مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم وعلی اٰله وصحبه

بسم الله الرحمن الرحیمO

انسان جب اپنے نفس سے باہر جھانکتا ہے تو اسے اُفق کے کناروں سے پرے غیب کا ٹھاٹیں مارتا ہوا ایک قلزم ناپیدا کنار دکھائی دیتا ہے بلکہ وہ اپنے نفس کے اندر بھی جھانکتا ہے تو اُسے آغاز وانجام ایک پہیلی کیطرح نظر آتا ہے جسکی آخری حقیقت اسکی ظاہر بین عقل سے پوشیدہ ہے نہ صرف انسان کا عقل علم، لاعلمی سے شروع ہوکر لاعلمی پر ختم ہوجاتا ہے بلکہ انسانی عزائم اور اداروں کی ابتدا اور انتہا بھی بے خبری سے شروع ہوکر بے خبری پر ختم ہوجاتی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا! ''عرفت ربی بفسخ العزائم ''۔انسانی عزائم اور ارادوں کے ٹوٹ جانے سے مجھے پتہ چل گیا ہے کہ اس کائنات پر اصل حکمرانی انسان سے بالاتر ایک ہستی اور طاقت کی ہے۔ [1]

پھر بھی جب انسان نے بہت زور لگایا تو اندازہ ہوا کہ انسان کے علم کا آغاز ایسے حالات وکوائف کے تحت ہوتا ہے جن کی تحقیق وتفتیش وہ ایک حد سے آگے نہیں کرسکتا اور انسان کا علم ایک ایسی حد پر جا کر ختم ہوجاتا ہے جس سے آگے کے مسائل فقط انسانی جستجو سے حل نہیں ہوسکتے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ آغاز وانتہاء کی ان دو لاعلمیوں کے درمیان انسانی علم کی جو مختصر سی زندگی ہے اسکے دوران میں بھی علم کی بقا، انسانی معاشرے کی بقا کی محتاج ہے۔ جب علم سے علم ٹکراجاتا ہے جب پیچیدہ معاشرتی مسائل کا حل معلومات سے فراہم نہیں ہوتا تو اس وقت انسان کو کائنات کی فطری ہدایات کی جانب سے رہنمائی کی حاجت ہوتی ہے جسکا پیغام صرف ''نبی'' دے سکتے ہیں۔ جہاں علم انسانی کی حد ختم ہوجاتی ہے وہاں سے نبوت کی سرحد شروع ہوتی ہے۔ منصب نبوت کے حاملین ہر دور میں انسانی پندار کو شکست دیتے رہے مگر انسان بھٹکتا رہا۔ یہاں تک کہ رب کائنات نے ''خاتم النبیین'' کی بعثت فرما کر سلسلہ نبوت وہدایت کی تکمیل کردی۔

محمد کریم ﷺ کی ذات اقدس میں کائنات کے لیے ایک ایسا اُسوہ کاملہ وجود میں آگیا جسکی کامل رہنمائی سے زندگی کے تمام مسائل حل ہوسکتے ہیں۔ انسانی زندگی کے ہر پہلو کے لحاظ سے حضور ﷺ کی قائدانہ صلاحیتیں اُس مقام پر ہیں کہ انسانیت اپنی تکمیل کے لیے ہر وقت انہیں ذروہ کمال پر دیکھے گی۔ بلکہ مقام نبوت کی وسعتیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے انسانی ترقی

کیلیے دامن کھلا رکھیں گی۔

ہر کجا بینی جہانِ رنگ و بو	آنکہ از خاکش بروید آرزو
یا زِنور مصطفےٰ اُو را بہاست	یا ہنوز اندر تلاش مصطفےٰ است
خلق و تقدیر و ہدایت ابتدا است	رحمت للعالمینی انتہا است

آج امکانی لحاظ سے خاتم النبیین ﷺ کی اُمت پر علم کے تمام دروازے اسطرح سے کھلے ہیں کہ شرائع سابقہ میں جن مسائل کا کوئی حل موجود نہیں وہ آج علمائے اُمت محمدی کے ذریعے حل کئے جاسکتے ہیں۔اس لیے کہ خاتم النبیین کی تشریف آوری سے دین کی تکمیل ہوچکی ہےاور تمام مسائل ختم نبوت کی گرہ ہی اسیر ہیں۔

تاج ختم نبوت کی وجہ سے معراج والے نبی نے عقل پر ماورائے عقل کے تمام راستے کھول دیئے لیکن ان راستوں کے کھل جانے کے ساتھ یہ شرط عائد رہی کہ تمام راستے ایک دروازے سے ہوکر گزریں گے۔۔۔جسکا نام۔۔۔توحید ہے ۔۔۔اگر کسی شخص نے اپنی مختلف معلومات کو ایک۔۔۔توحید۔۔۔پر مرتکز نہ کیا تو اُسکی شخصیت کے پرزے ہوکر اُسکے اعمال رائیگاں ہو جائیں گے۔۔۔جہاں علم کے لیے تمام راستے کھول کر ان کو توحید کے دروازے سے گزر یا لازمی قرار پایا۔۔۔وہاں اس دروازے کی کلید۔۔۔اقرار رسالت خاتم النبیین ﷺ قرار پائی۔۔۔ختم نبوت کے ساتھ الیـــوم اکـملت لکم کے اعلان نے وحی کی راہ آئندہ کے لیے مسدود کرکے علم اور تحقیق کی ایسی شاہراہیں کھول دیں جن پر چل کر ہر ظاہر اور غیب موجود اور مقصود حاضر اور آخرت کے سنگم کو پل صراط کی طرح عبور کرنا ہر طالب کے لیے طریقہ ممکن۔۔۔سلوک کی مانند ممکن ہوگیا۔

خاتم النبیین ﷺ کی صفت ختم نبوت روز روشن کی طرح واضح کر رہی ہے کہ نبوت کا وہ مضمون جو نور محمدی کی تخلیق سے شروع ہوا اور مختلف عنوانات سے آگے بڑھتا رہا وہ ذات محمدی پر آکر ختم ہوگیا اور اب نبوت پر مہر لگ گئی۔۔۔مہر لگائے جانے کے بعد مضمون نبوت ختم ہوگیا۔۔۔اعلان بھی ہوگیا۔۔۔تمثیل سے بھی سمجھا دیا۔۔۔اور شانہ اقدس پر مہر نبوت بھی لگا دی گئی۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں!

"آپ کے دونوں شانوں کے درمیان خاتم نبوت تھی و هو خاتم النبیین اور خود آپ خاتم النبیین تھے"۔ ۲

قرآن کریم میں اللہ رب العزت جل جلالہ سیدالانبیا ﷺ کی تعریف میں ارشاد فرماتا ہے!

"ولکن رسول الله و خاتم النبین"۔آپ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں میں آخری ہیں۔ ۳

اس آیت کریمہ میں رسول اکرم ﷺ کو وہ اعزاز عطا فرمایا گیا جو کسی نبی اور رسول کو نہیں ملا تھا۔اور یہ اعزاز "ختم نبوت" ہے۔اس اعزاز ختم نبوت میں فلسفہ یہ ہے کہ رسول اکرم کے ہر کمال کو اس وصف ختم نبوت کے پس منظر میں دیکھا جائے تو

آپ کا ہر وصف اپنے کمال پر نظر آئے گا اور اگر معاذ اللہ اسی وصف کو الگ کر دیا جائے تو آپ کے اوصاف کی کمالی حیثیت ختم ہو کر جائے گی۔اور بہ نظر غائر دیکھا جائے تو آپ کے اسم ذاتی محمد سے بھی یہ نکتہ حل ہو جاتا ہے۔۔۔یہ بات نہایت واضح ہے کہ اس کائنات میں سے سب سے پہلے "محمد" نام آپ کا ہی رکھا گیا۔۔۔آپ سے پہلے کسی کا نام محمد نہ تھا۔۔۔اور آیت مذکورہ کا آغاز بھی ما کان محمد سے ہوا ہے۔۔۔ذرا نام پاک محمد کے معنی پر غور کر لیجئے۔۔۔نام مبارک محمد کا عام اور سادہ ترجمہ ہی کیا جاتا ہے کہ وہ ذات جسکی تعریف کی گئی۔۔۔ترجمہ کی صحت میں کوئی شبہ نہیں۔۔۔لیکن اس جامعیت کبریٰ۔۔۔برزخ کامل کے فضائل وکمالات اس سے کہیں بلند و بالا ہیں۔۔۔خدا کے تمام نبی اسکے نزدیک موجب توصیف ہیں۔۔۔دنیا کے حکماء۔۔۔علماء۔۔۔اور فاتحین۔۔۔عام انسانوں کی نظر میں لائق مدح وستائش ہیں اسلیے اس ترجے کی صحت کو پورے طور پر تسلیم کرتے ہوئے اور زیادہ وسعت دی جائے۔۔۔صاحب المفردات راغب اصفہانی "محمد" کے معنی لکھتے ہیں:

"الذی اجمعت فیه الخصال المحمودة" جس ذات میں تمام خصائل محمودہ جمع ہوں۔ ۴

یعنی مختصر لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسم محمد کے معنی "مجموعہ خوبی" کے ہیں لہذا اگر یوں کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ نام مبارک "محمد" حضور کے نہ صرف نبی بلکہ خاتم النبیین ہونے کی دلیل بھی ہے۔۔۔اسلیے کہ مجموعہ خوبی اور مخلوق کامل کے آگے کوئی نقطہ ہی نہیں ہے۔۔۔اسی حالت پر کمال کلی کی انتہاء اور معارف کا اختتام ہے۔۔۔مستشرقین یورپ میں سے جن لوگوں نے رسول عربی ﷺ کی حیات وسیرت طیبہ کا مطالعہ کیا ہے۔۔۔تنقیص کی ہزار کوششوں کے باوجود اعتراف کمال پر مجبور ہوئے۔۔۔اس لفظ خاتم کو دو طرح پڑھا گیا ہے (تاء کے زبر کے ساتھ خاتَم اور تاء کے زیر کے ساتھ خاتِم) ۵ لیکن دونوں کے معنی ایک ہیں۔ ۶ یعنی آخری نبی۔۔۔تو اس ایک آیت مبارکہ سے ہی خوب واضح ہے کہ حضور آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد نبوت کا باب بند ہو چکا ہے۔اب کوئی نبی کسی طرح کا پیدا نہ ہوگا۔۔۔اس آیت کی تائید میں علماء نے کم از کم سولہ آیات قرآنیہ جمع فرمائی ہیں۔جن کی تفصیل کی اس مختصر مضمون میں گنجائش نہیں ہے۔۔۔تاہم ایک اس مفہوم کی آیت ملاحظہ فرمائیں:

"الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی" آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو مکمل کر دیا۔ ۷

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کے مکمل فرما دینے کا اعلان فرمایا ہے۔پہلی چیز "دین" ہے دوسری چیز "نعمت" ہے۔۔۔نعمت سے مراد ذات رسول اکرم ﷺ ہے، یا نبوت ہے، یا وحی ہے۔ ۸

گویا اب اسلام کے بعد کوئی نیا دین الٰہی قیامت تک نہ ہوگا اور حضور کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائیگا۔۔۔نبوت بھی ایک نعمت ہے۔۔۔اور یہ نعمت بنی اسرائیل پر باقساط نازل ہوتی رہی مگر ہم پر اللہ تعالیٰ نے اس نعمت کو بھی مکمل فرما دیا اور اپنی نعمت

کاملۂ محمد رسول اللہ ﷺ کی صورت میں ہم کو عطا فرمادیا۔۔۔اب اگر اسکے بعد بھی ہم اپنی طرف سے نبی بنانے لگے تو یہ قہر خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔۔۔گویا ہم نعمت خداوندی سے محرومی کا شکار نہیں بلکہ نعمت کاملہ سے مستفید ہونے کے باعث مسرور وشاداں ہیں۔"قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا" ۹
اللہ کے فضل اور اسکی رحمت ملنے پر خوشیاں مناؤ۔

قرآن کریم کی اس نص قطعی کے علاوہ دیگر بہت سی آیات میں جن کا خلاصہ یہی ہے۔۔۔کہ حضور اکرم ﷺ چونکہ ساری مخلوق کے رسول ہیں اور سب کو کافی ہیں اور تمام اوصاف کے جامع ہیں اسلیے یہ وصف ختم نبوت بھی آپ کو ہی عطا فرمایا گیا۔پوری اُمت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے۔

احادیث مبارکہ سے بھی فلسفہ ختم نبوت خوب واضح ہوتا ہے اور اس عنوان پر بے شمار احادیث موجود ہیں۔۔۔جن کو ایک تحریر میں جمع کرنا نہایت مشکل ہے اگر ہم حدیث کی چھ صحیح مشہور کتب سے ہی حدیثیں بیان کریں تو ایک رجسٹر تیار ہو جائے۔حدیث شفاعت میں ایک حدیث بخاری وترمذی میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کل بروز حشر جب تمام لوگ انبیائے کرام کے پاس سے ٹھوکریں کھاتے پریشان حال آپ کے پاس آئیں گے تو کہیں گے:"انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء"۔ ۱۰ آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں۔یعنی ہم سب انبیاء کے پاس ہو کر آگئے ہیں کہیں ہماری نہ سنی گئی اور آپ آخری نبی ہیں۔۔۔اگر یہاں بھی دستگیری نہ ہو تو پھر کہاں ہوگی؟گویا اہل محشر کا یہ عقیدہ ہے کہ ختم نبوت کے عظیم الشان منصب کی وجہ سے حضور ﷺ شفاعت فرمانے کے زیادہ مستحق ولائق ہیں۔

خود حضور ﷺ نے مرتبہ ختم نبوت کو"وجہ فضیلت"قرار دیا چنانچہ مسلم اور ترمذی کی روایت ہے آپ نے فرمایا!مجھے اور انبیاء پر چھ فضیلتیں دی گئیں اسی میں فرمایا!"ختم بی النبیون" ۱۱۔۔۔مجھ سے انبیاء کو ختم کیا گیا۔
عرباض بن ساریہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا!
میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں۔ ۱۲ اور بے شک آدم ابھی اپنی مٹی میں تھے۔حضرت جابر کی روایت ہے:
میں قائد مرسلین ہوں اور فخر نہیں،میں خاتم النبیین ہوں اور فخر نہیں۔ ۱۳
حضور اکرم ﷺ کے جسم مقدس پر مہر نبوت کا نبوی نشان موجود تھا اور یہ وصف کسی نبی میں موجود نہ تھا۔حضرت علی کی روایت ابھی پیچھے گزری۔ ۱۴

ختم نبوت کے الفاظ کے ساتھ ایسی حدیثیں بھی وارد ہیں جن میں اللہ کے رسول ﷺ نے انبیائے کرام کو ایک عمارت سے تشبیہ دی اور خود کو ایک اینٹ سے تشبیہ دی اور عمارت نبوت کی تکمیل اپنی ذات سے بتائی مسلم شریف میں پوری تشبیہ کے بعد یوں فرمایا!"فانا موضع اللبنۃ،جئت فختمت الانبیاء"۔اس کامل اور حسین عمارت میں جس اینٹ کی

جگہ خالی تھی میں اس اینٹ کی جگہ ہوں اور میں نے انبیاء کو ختم کیا۔ ۱۵

اس معنی اور مفہوم کے لیے بہت سے صحابہ کرام کے لفظ لا نبی بعدی ۱۶ (میرے بعد کوئی نبی نہیں) آیا ہے اس میں لفظ لا وہی ہے جو کلمہ لا الہ الا اللہ میں ہے۔ یعنی جس طرح اللہ کے سوا کسی کیلیے کسی قسم کی اُلوہیت ماننا شرک ہے اسی طرح ختمی مرتبت کے بعد کسی کیلیئے کسی قسم کی نبوت ماننا کفر، ضلالت اور ارتداد محض ہے لا نبی بعدی کے معنی یہی ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ ۱۷

ایک روایت یوں ہے کہ لا نبوۃ بعدی۔ ۱۸ (میرے بعد کوئی نبوت نہیں)۔ ختم نبوت کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ نے یہ بھی واضح فرمادیا کہ لوگ میرے بعد دعویٰ نبوت ورسالت کریں گے لیکن وہ سب جھوٹے ہوں گے۔ "فاحذروھم" ان سے بچنا۔ ۱۹

اسی مفہوم کے لیے حدیث میں ایک لفظ "عاقب" بھی آیا ہے۔ جسکے معنی ہیں سب سے آخر میں آنے والا آپ نے فرمایا وانا العاقب۔ ۲۰ اور میں سب سے پیچھے آنے والا ہوں۔

ختم نبوت کے معنی، نبوت کے چلے جانے کے بھی ہیں۔ احادیث میں اس لفظ کی بھی تصریح ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا! "لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات؟ قال الرویاء الصالحۃ"۔ ۲۱

نہیں باقی نبوت سے مگر بشارتیں لوگوں نے عرض کی مبشرات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا! اچھے خواب۔

حضرت ابن عباس کی روایت یوں ہے!

لوگو! نبوت کی بشارتوں سے صرف سچے خواب رہ گئے ہیں جسے مسلمان دیکھے یا مسلمان کیلیئے دیکھا جائے۔ ۲۲

ایک روایت میں یوں ہے!

"رویاء من المومن جزاءٌ من ستۃ واربعین جزاء من النبوۃ"۔ ۲۳ "مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

ان کے علاوہ وہ تمام آیات جن میں حضور اکرم ﷺ کی رسالت کا عام ہونا اور قیامت تک نافذ رہنا معلوم ہوتا ہے، بڑی صراحت سے حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ آپ کی رسالت کا عام ہونا اور اسکا قیامت اور بعد قیامت بھی شفیع محشر بن کر جاری رہنا آپ کی ایک خصوصیت ہے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا   کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانیوالی ہے

اب اگر آپ کے بعد بھی نبی بنائے جاتے رہے خواہ ظلی خواہ بروزی تو آپ کی یہ خصوصیت جو نصوص قرآنیہ سے ثابت

ہے۔ظاہر ہے باطل ہو جاتی ہے۔فلسفہ ختم نبوت کو ڈاکٹر محمد اقبال نے بھی خوب واضح کیا ہے اور عقیدہ خاتمیت کے صدقے اُمت کو مقام خویش سے کیسا آگاہ کیا ہے۔اقبال نے آخری نبی ہونے کی خصوصیت کو آخری اُمت کے ساتھ اسطرح پیوست کیا ہے:

پس خدا برما شریعت ختم کرد	بر رسول ما رسالت ختم کرد
خدا نے ہم پر شریعت ختم کی	اور ہمارے رسول پر رسالت ختم کی

رونق از ما محفل ایام را	او رسل را ختم کرد ما اقوام را
ہمارے دم قدم سے جہان میں رونق ہے	آپ نے رسولوں کو ختم کیا اور ہم نے قوموں کو

خدمت ساقی گری باما گزاشت	داد مارا آخریں جامے کہ داشت
ساقی گری کی خدمت اس نے ہمارے سپرد کی	اور جو آخری جام تھا وہ ہمیں دیدیا

لا نبی بعدی ز احسان خداست	پردۂ ناموس دین مصطفےٰ است
میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا (حدیث) خدا کے احسانات میں سے ایک ہے	اور اس سے دین مصطفےٰ کی عزت کا بھرم قائم ہے۔ع

آبروئے ما زنام مصطفےٰ است

قوم را سرمایۂ قوت ازو	حفظ سر وحدت ملت ازو
اس سے قوم کو قوت کی دولت ملی	اور ملت کی وحدت اور یگانگت کا راز بھی یہی ہے

حکیم الامۃ ڈاکٹر محمد اقبال نے ان اشعار میں جو نکتے بیان کیے ہیں وہ آب زر سے لکھنے کے لائق ہیں۔ہمارے نبی آخر الزماں ﷺ کا خاتم النبیین ہونا خود ہمارے لیے باعث فخر و فرحت ہے۔

حضرت خواجہ بختیار کاکی علیہ الرحمۃ بھی ختم نبوت کے فلسفہ کو اسطرح بیان کرتے ہیں۔

گرچہ بصورت آمدی بعداز ہمہ پیغمبراں اما بمعنی بودۂ سرخیل جملہ انبیاء

ڈاکٹر اقبال اسی مفہوم کو دوسری جگہ یوں بیان کرتے ہیں:

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے	غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر	وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

اقبال کہتے ہیں کہ وہ محمد مصطفیٰ ﷺ جو ھو الاول والآخر [۲۴] کا ظہور اور جلوہ ہیں ان کی اولیت تو تخلیق نور محمدی سے خوب ظاہر ہے۔ جبکہ ختم نبوت ان کے آخر ہونے کا مظہر ہے۔

سکندر لکھنوی مرحوم فلسفہ ختم نبوت پر یوں گویا ہیں۔

وہی ہیں افضل و اشرف وہی ہیں ختم رُسل	شرف ان ہی کو ملا منصب امامت کا
ہر اک کمال ہوا ختم ذات والا پر	رسول بن کے بڑھایا شرف رسالت کا
اُن ہی کے قلب پر نازل ہوا قرآن مبین	ہوا انھیں پہ مکمل یہ دین فطرت کا
ہوئی ہے ختم نبوت حبیب خالق پر	چلے گا کام ولایت سے اب رسالت کا
کیا ہے خاتم پیغمبراں اُنھیں رب نے	اُنہی پہ ختم ہوا سلسلہ رسالت کا
وہ شخص کاذب و مرتد ہے ازروئے قرآں	اب ان کے بعد جو دعویٰ کرے نبوت کا

آخری نکتہ:

ختم نبوت کا ایک فلسفہ یہ ہے کہ چونکہ اب باب نبوت بند فرما دیا گیا اور کوئی نبی نہیں آئیں گے تو اب ولایت کا دروازہ کھول دیا گیا اگر باب نبوت بند نہ ہوتا تو فتح باب ولایت کیونکر ہوتا؟۔ ضرورت رحمت خداوندی تھی اور تقاضائے رحمت للعالمینی تھا کہ عام اُمتیوں میں سے بعض کو خصوصیات سے نوازا جاتا تو باب کرم اسطرح کھلا کہ ولایت کا دروازہ کھول دیا گیا اور تقسیم ولایت شروع کر دی گئی تمام اصحاب نبی ﷺ رضوان اللہ علیہم مقام ولایت سے سرفراز فرمائے گئے اور تقسیم ولایت کا کام حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سپرد فرما کر مولائے کائنات شیر خدا کو بادشاہ ولایت بنا دیا گیا اور پھر اس دروازے سے ایسے ایسے پھول مہکے جن سے آج بھی گلشن کائنات مہک رہا ہے اور اس چمنستان کرم کے پھول ہر گوشہ کو مہکا رہے ہیں۔

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی زہرا ہوں کلی جس میں حسین اور حسن پھول [۲۵]

قرآن وحدیث کے علاوہ ختم نبوت کا عقیدہ نبی مکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے قدیم۔۔۔ ہندو۔۔۔ وید۔۔۔ پران اور سنتوں کی بانیوں میں بھی ملتا ہے چنانچہ اٹھارہ پرانوں میں سے ایک پران ہے جس میں وید ویاس جی نے اس گفتگو کو جو کاک

کھنڈ جی نے گڑر جی سے بہ زبان سنسکرت کی تھی نقل کیا ہے اور تلسی داس جی نے ہندی میں اسکا ترجمہ کیا ہے۔اسکے بارھویں اسکند چھٹے کانڈ میں ہے کہ!

تشریح: جسکی قدرت سے عجائب وغرائب کا ظہور ہوگا اور وہی اللہ کے ولی قائم ہو جائیں گے اشارہ اسطرف ہے کہ وہ ہمیشہ کے لیے ہوں گے اور سب کے لیے ہوں گے یعنی خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین ہوں گے۔بھوشن اتران میں یوں ہے!

کل جگ میں "سرب اُنما" پیدا ہوں گے اسی میں یہ ہے کہ محمد (ﷺ) نام ہوگا۔اخیر زمانے میں تشریف لائیں گے۔خاتم النبیین ہوں گے۔بہ حساب ابجد "اُنما" اور "محمد" کے اعداد ۹۲ ہیں۔

کلکی پران نامی کتاب میں یوں ہے صفحہ ۱۲ پر کہ! کلکی اوتار کے تین بھائی ہوں گے۔۱۔کوی، ۲۔سمت، ۳۔پراک۔

کوی بمعنی بہت بڑی عقل والے یعنی عقیل اور سمت بمعنی بہت بڑے علم والے یعنی جعفر اور پراک بمعنی بہت بڑے مرتبے والے یعنی علی۔مطلب یہ ہوا کہ نبی آخر الزماں خاتم النبیین ﷺ کے تین بھائی بنام عقیل، وجعفر طیار وعلی مرتضیٰ ہوں گے۔۲۶

غرضیکہ ختم نبوت کی برکات وثمرات بے شمار ہیں جن میں سے چند اوپر مذکور ہوئیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

ماخذ

۱) بحوالہ استقامت محمد عربی نمبر ص ۶۸۲ مطبوعہ برکاتی پبلشرز کراچی ۱۹۸۸ء

۲) شمائل ص ۵۶۷

۳) آیت ۴۰ سورۃ الاحزاب پارہ ۲۲

۴) صاحب المفردات ابوالقاسم حسین بن الفضل راغب اصفہانی (متوفی ۵۰۲ھ) استقامت ص ۵۳۹

۵) تفسیر ابن جریر ص ۱۱ ج ۲۲

۶) تفسیرات احمدیہ زیر آیت مذکورہ

۷) آیت ۳ سورۃ المائدہ پارہ ۶

۸) تفسیر ازہری بحوالہ ترجمان اہل سنت کراچی شمارہ اگست ستمبر ۱۹۷۲ء

۹) آیت ۵۸ سورۃ یونس پارہ ۱۱

۱۰) بخاری شریف ص ۶۸۵، ج ۲ ترمذی شریف ص ۳۵۱

۱۱) مسلم ص ۱۹۹ ج ۱، ترمذی ص ۲۴۳ باب ماجآفی الغنیمۃ

۱۲) مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۳

۱۳) دارمی ص ۳۱ ج ۱ مطبوعہ مصر مشکوٰۃ ص ۵۱۴

۱۴) شمائل ص ۵۶۷
۱۵) مسلم شریف ص ۳۴۸ ج ۱
۱۶) بخاری شریف ص ۳۹۱ ج ۱
۱۷) مسلم شریف ص ۱۲۶ ج ۲
۱۸) مسلم ص ۲۷۸ ج ۲، ترمذی ص ۳۹۱ ج ۱
۱۹) مسلم ص ۱۲۰، ص ۳۹۶ ج ۲
۲۰) بخاری ص ۵۰۱ ج ۱، شمائل ترمذی ص ۵۹۷
۲۱) بخاری ص ۱۰۳۵ ج ۲
۲۲) مسلم ص ۱۹۱ ج ۱
۲۳) ترمذی ص ۳۳۱
۲۴) آیت ۳ سورۃ الحدید پارہ ۲۷
۲۵) حدائق بخشش امام احمد رضا مطبوعہ لاہور
۲۶) استقامت محمد عربی نمبر ص ۸۰ ۱۹۸۷ء

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆